عورت شوہر کے ساتھ مستقل دوسرے ملک چلی گئی، تو میکے و سسرال آنے پر نماز میں قصر کا حکم

مجیب: ابو صدیق محمد ابوبکر عطاری

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: 111

تاریخ اجراء: 28 ربیع الثانی 1442ھ / 14 دسمبر 2020ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت ہندہ کی شادی فیصل آباد میں ہوئی اور وہ اپنے میکے کراچی سے رخصت ہو کر سسرال فیصل آباد مستقل آگئی پھر وہاں سے شوہر کے ساتھ مستقل انگلینڈ چلی گئی کہ اس نے اور اس کے شوہر نے فیصل آباد سے ترک وطن کا ارادہ کر لیا اور انگلینڈ میں شہریت حاصل کر لی اور دونوں کا اپنے بچوں کے ساتھ مستقل وہیں رہنے کا ارادہ ہے، اب معلوم یہ کرنا ہے کہ ہندہ اپنے رشتے داروں سے ملنے کے لیے اپنے بیٹے کے ساتھ پاکستان آرہی ہے، چھ سات دن کراچی رہے گی اور چھ سات دن سسرال فیصل آباد میں رہے گی، اس صورت میں ہندہ کے لیے کیا حکم ہے، پاکستان میں کراچی و فیصل آباد میں سے کہاں وہ نماز قصر کرے گی اور اس کا وطن اصلی کون سا شہر کہلائے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

دریافت کی گئی صورت میں وہ کراچی اور فیصل آباد دونوں مقامات پر قصر نماز پڑھے گی، کیونکہ کسی مقام پر وہ مقیم نہیں ہوگی کہ ہر جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرے گی اور یہ دونوں شہر اب اس کے لیے وطن اصلی نہیں رہے کہ کراچی سے رخصت ہو کر جب سسرال فیصل آباد مستقل آگئی تو کراچی اس کا وطن اصلی نہ رہا، پھر فیصل آباد سے ترک وطن کے ارادے کے ساتھ مستقل انگلینڈ میں شفٹ ہو گئی، تو فیصل آباد بھی اس کے لیے وطن اصلی نہ رہا، بلکہ انگلینڈ کے جس شہر میں مستقل رہائش اختیار کر لی، وہی اس کا وطن اصلی بن گیا اور وطن اصلی اپنی مثل وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے، جبکہ پہلی جگہ سے ترکِ وطن کے ارادے کے ساتھ دوسری جگہ کو وطن بنایا ہو۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں

اس کا میکا (کراچی) اور سسرال (فیصل آباد) اس کا وطن اصلی ہیں نہ ہی وطن اقامت، تو وہ ان میں نماز قصر کرے (چار رکعات نمازِ فرض کی جگہ دو رکعات فرض پڑھے) گی۔

وطن اصلی اپنی مثل وطن ہی سے باطل ہوتا ہے، یہ مسئلہ کئی متون، شروح اور فتاویٰ میں مذکور ہے۔ اختصاراً چند ایک حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

چنانچہ تنویر الابصار اور در مختار میں ہے: ”(الوطن الأصلي يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما (لا غيرو) يبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي و) بإنشاء (السفر) والأصل أن الشيء يبطل بمثله، وبما فوقه لا بما دونه۔ ملخصاً“ یعنی وطن اصلی اپنے مثل وطن کے ذریعے باطل ہو جائے گا، جبکہ پہلی جگہ میں اس کے اہل وعیال باقی نہ رہیں، پس اگر پہلی جگہ اہل وعیال باقی ہوں، تو وطن باطل نہیں ہو گا، بلکہ دونوں جگہ پوری نماز پڑھے گا۔ اپنے مثل کے علاوہ کسی اور سے وطنِ اصلی باطل نہیں ہوتا اور وطن اقامت اپنے مثل سے، وطن اصلی سے اور سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے اور اصول ان میں یہ ہے کہ چیز اپنی مثل سے اور اپنے اوپر کی چیز سے باطل ہوتی ہے، اپنے سے کم شے سے باطل نہیں ہوتی۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: ”(قوله يبطل بمثله) سواء كان بينهما مسيرة سفر أو لا، ولا خلاف في ذلك كما في المحيط۔ قهستاني، وقيد بقوله بمثله لأنه لو انتقل منه قاصدا غيره ثم بدا له أن يتوطن في مكان آخر فمر بالأول أتم لأنه لم يتوطن غيره نهر“ یعنی وطن اصلی اپنے مثل وطن کے ذریعے باطل ہو جائے گا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو اور اس مسئلے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، جیسا کہ محیط میں ہے۔ قہستانی۔ ماتن نے بمثلہ کی قید لگائی، کیونکہ اگر کوئی دوسری جگہ جانے کے ارادے سے منتقل ہوا، پھر اس کے لیے ظاہر ہوا کہ وہ کسی اور جگہ وطن بنائے، پھر وہ پہلی جگہ سے گزرا، تو پوری نماز پڑھے گا، کیونکہ اس نے ابھی اس کے علاوہ جگہ کو وطن نہیں بنایا۔ نہر الفائق۔ (رد المحتار، جلد 2، صفحہ 739، مطبوعہ کوئٹہ)

فتح القدیر میں ہے: ”والأصلي لا ينتقض إلا بالانتقال عنه واستيطان آخر كما قلنا لا بالسفر ولا بوطن الإقامة“ یعنی وطن اصلی دوسری جگہ منتقل ہونے اور دوسری جگہ کو وطن بنا لینے سے ہی ٹوٹے گا۔ جیسا کہ ہم نے کہا سفر اور وطن اقامت کے ساتھ نہیں ٹوٹے گا۔ (فتح القدیر، جلد 2، صفحہ 41، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں شرح منیہ سے منقول ہے:”لو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما، فإن ماتت زوجته في إحداهما وبقي له فيها دور وعقار قيل لا يبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار وقيل تبقى۔ملخصاً“ اگر کسی شخص کے گھر والے دو شہروں میں ہوں، تو دونوں میں سے جس میں بھی داخل ہو گا، مقیم ہو جائے گا، اگر ایک میں اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا اور اس شہر میں اس کا مکان اور زمین باقی ہے، تو ایک قول یہ ہے کہ وہ اس کے لیے وطن نہیں رہا کہ اعتبار مکان کا نہیں، اہل کا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ وطن رہے گا۔(ردالمحتار، جلد2، صفحہ739، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار کی مذکورہ عبارت کے جز”وقیل تبقی“ کے تحت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جد الممتار میں فرماتے ہیں:”والیہ اشار محمد فی الکتاب کذا فی الزاھدی ھندیہ أقول: یظھر للعبد الضعیف أن نقل الأھل والمتاع یکون علی وجھین: أحدھما: أن ینقل علی عزم ترک التوطن ھاھنا، والآخر: لا علی ذلک، فعلی الأول لا یبقی الوطن وطنا وإن بقي له فیه دور وعقار، وعلی الثاني یبقی فلیکن المحمل للقولین، وبمثل ھذا یجری الکلام فی موت الزوجۃ فافھم“یعنی(وطن رہے گا)اسی طرف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب میں اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ زاہدی میں ہے، عالمگیری۔میں کہتا ہوں ضعیف بندے کے لیے یہ ظاہر ہوا کہ اہل و متاع کو نقل کرنے کی دو صورتیں ہوں گی:(1)اس نے وہاں سے ترک وطن کے ارادے پر اہل و متاع کو منتقل کیا(2)ترک وطن کا ارادہ نہیں ہے۔پس پہلی صورت میں وطن وطنِ اصلی نہیں رہے گا اگرچہ اس میں گھر اور زمین باقی ہو اور دوسری صورت میں وطن اصلی باقی رہے گا۔پس چاہیے کہ دونوں اقوال کے لیے ایک محمل ہو، اور اسی کی مثل کلام بیوی کی موت میں جاری ہو گا۔پس تو سمجھ جا۔ (جد الممتار، جلد03، صفحہ572، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

بہار شریعت میں ہے:”عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگے، تو میکا اس کے لیے وطنِ اصلی نہ رہا یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی، تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا، بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی، تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔“(بہار شریعت، جلد1، صفحہ 751،752، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم